سوال

(69)ارشادباری تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوۡمًا کے معنی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ وبعد :بحوث علمیہ وافتاکی فتوی کمیٹی کوسلمان بن عثمان جوبولوکی طرف سے یہ سوال موصول ہوا ہے کہ اس آیت کریمہ لَّا تَجِدُ قَوۡمًا یُؤۡمِنُونَ بِاللَّهِ وَالۡیَوۡمِ ...المجادلہ :22کی تفسیر بیان فرمادیں کیونکہ بعض لوگ بعض دوسروں حتی کہ حتی کہ اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں پر کفر کے فتوے لگادیتے ہیں خواہ وہ نماز پڑھتے روزے رکھتے اور غیروں کو کافر سمجھتے ہوں لہذااس آیت کے معنی بیان فرمادیں ؟کمیٹی نے اس سوال کا حسب ذیل جواب دیا :

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نےاپنے رسول حضرت محمدﷺکو یہ خبر دی ہے کہ جولوگ اللہ تعالیٰ اورآخرت کے دن ایمان لائےاپنے دلوں کواللہ کےلیے خالص کرلیااپنے چہروں کواپنے رب کے سامنےجھکادیا اللہ تعالیٰ نے جوحکم دیااس کے سامنے انہوں نے سر اطاعت خم کردیا اورجس چیز سے انہیں روکا اس سے وہ فوراک گئے نیزاللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت بھی کی ہے جواللہ تعالیٰ اوراس کے رسولﷺکی مخالفت کرنے اورنبیﷺکے لائے ہوئے دین وشریعت سے اعراض کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں مگر مخلص مومن اور سچے لوگ خواہ زمانہ کتنی ہی کروٹیں کیوں نہ لے لے اوربصر ونظر کے زاویے کیسے ہی تبدیل کیوں نہ ہوجائیں وہ ان کافروں سے محبت نہیں کرسکتے خواہ وہ نسب کے اعتبار سے ان کے کتنے ہی قریب نہ ہوں خواہ وہ ان کے باپ بیٹے بھائی اورقریبی رشتہ دارہی کیوں نہ ہوں ۔اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نےاپنے ان پاکباز بندوں کا بڑے خوبصورت اندازمیں تذکرہ فرمایا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولﷺکی تصدیق کی اورنبی اکرمﷺجس ہدایت ونورپرمبنی شریعت کولے کرآئے اس کی پابندی کی ۔انہیں ترغیب بھی دی گئی ہے کہ وہ اپنے اس موقف پرثابت قدم رہیں اوراس میں مزید پختگی پیداکریں لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہ بھی انہی کی سیرت کو مشعل راہ بنائیں اخلاص اورصدق ایمان کی اس روش کو اختیارکریں جوان کاطرہ امتیاز تھی اوران منافقوں کے طرز عمل سے پرہیز کریں جنہوں نے ایسے یہودیوں کو اپنا دوست بنالیا تھا جن پر اللہ کا غضب نازل ہواتھا اوروہ لوگ رسول اللہﷺکوخوش کرنے کےلیے آپ کے سامنے آکرجھوٹی قسمیں کھانے لگ جاتے تھے اورکہتے تھے :

نَشۡهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعۡلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ وَاللَّهُ يَشۡهَدُ إِنَّ الۡمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ ١ ...سورة المنافقون

''ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں ،اوراللہ جانتا ہے کہ یقیناآپ اس کے رسول ہیں ۔اوراللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاًجھوٹے ہیں''

یہ جملہ سچے مومنوں کی ثناء پر مشتمل ہے کہ وہ کافروں سے بریں نیزان کی مودت ومحبت سے انہیں منع بھی کردیا گیا ہے جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہے :

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً... ٢٨ ... سورة آل عمران

''مومنوں کو چاہیئے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں مگر یہ کہ ان کے شر سے کسی طرح بچاؤ مقصود ہو۔''

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٢٣ قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ٢٤ ... سورة التوبة

''اے ایمان والو اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا گنہگار ظالم ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

اور فرمایا:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ٤ ... سورة الممتحنة

''(مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''

علاوہ ازیں اور بہت سی آیات اور نصوص کتاب وسنت ہیں جن مسلمانوں کو یہود ونصاری اور دیگر کفار کو دوست بنانے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور ان اہل کتاب اور دیگر تمام کفار نے اللہ تعالیٰ نے دین کے دین کو مذاق بنا لیا تھا۔

یہ اللہ تعالیٰ نے دل کے اعمال یعنی محبت ومودت کافروں سے براءت اور ان سے بغض اور انہوں نے جن گمراہیوں اور ضلالتوں کا ارتکاب کیا ان سے بعض کا حکم بیان فرمایا ہے۔ جہاں تک دنیوی معاملات مثلاً خرید وفروخت اور دیگر منافع کے تبادلہ کا تعلق ہے تو یہ سیاست شرعیہ اور اقتصادی پہلوؤں کے تابع ہیں کہ ہمارے اور جن کافروں کے مابین صلح ہو تو ان کے ساتھ منافع مثلاً بیع اجارہ کرانے کے معاملات تحائف کا قبول کرنا کوئی چیز ہبہ کرنا اور دستور اور معروف کے مطابق انہیں تحائف دینا جائز ہے تاکہ عدل وانصاف اور مکارم اخلاق کے تقاضوں کو پورا کیا جاسکے بشرطیکہ اس سے کسی شرعی اصول کی مخالفت لازم آتی ہو اور انسان ان معاملات کے طریقوں سے باہر نہ ہو جنہیں اسلام نے حلال قرار دیا ہے'

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ٨ ... سورة الممتحنة

''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ توانصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

اورجن کافروں سے ہماری جنگ ہویا جو ہم سے زیادتی کریں توان سے دنیوی معاملات میں بھی دوستی کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ بھی اسی طرح حرام ہے 'جس طرح ان سے محبت واخوت کا معاملہ کرنا حرام ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّما يَنهىٰكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذينَ قـٰتَلوكُم فِى الدّينِ وَأَخرَجوكُم مِن دِيـٰرِكُم وَظـٰهَروا عَلىٰ إِخراجِكُم أَن تَوَلَّوهُم ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم فَأُولـٰئِكَ هُمُ الظّـٰلِمونَ ٩ ... سورة الممتحنة

''اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں شہر سے نکال دیئے اور شہر سے نکالنے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالمہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے صلح اورجنگ کی حالتوں میں مدینہ اور خیبر کے یہودیوں اورعیسائیوں اوردیگر کفار کے ساتھ معاملات میں اس کی اپنے سے وضاحت فرمادیں تھی 'پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بیان فرمادیا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو کافروں سے بغض ہوتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

أُولـٰئِكَ كَتَبَ فى قُلوبِهِمُ الإيمـٰنَ وَأَيَّدَهُم بِروحٍ مِنهُ ۖ ٢٢ ... سورة المجادلة

''یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اورجن کی تائید اپنی روح سے کی ہے۔''

یہ لوگ جنہوں نے اللہ اوراس کے رسول کی تصدیق کی یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے نور سے کرن کرن اجالا کردیا اوربرہان نوراورہدایت کے ساتھ ان کے جسموں اورجانوں میں ایمان کوپختہ کردیا جس کی وجہ سے ان کی اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دوستی اوراس کے دشمنوں سے دشمنی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی شریعت کواپنےلیے اختیار کرلیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان کےلیے دین کے طورپر پسند فرمایا ہے اورپھر وہ اس کی ان کو جوجزا عطا فرمائے گا اسے اس نے اس طرح بیان فرمایا ہے :

وَيُدخِلُهُم جَنّـٰتٍ تَجرى مِن تَحتِهَا الأَنهـٰرُ خـٰلِدينَ فيها ۚ رَضِىَ اللَّهُ عَنهُم وَرَضوا عَنهُ... ٢٢ ... سورة المجادلة

''اورجنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کےنیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں''

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان پر یہ احسان فرمائے گا کہ انہیں ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کےنیچے نہریں رواں دواں ہوں گی اوران جنتوں میں ایسی ایسی عظیم الشان ابدی اورسرمدی نعمتیں ہوں گی 'جنہیں کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہوگا کبھی کسی کان نے سنا نہیں ہوگا اورنہ کبھی کسی بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہوگا۔ ان نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کے یہ مخلص اورپاکباز بندے فیض یاب ہوں گے اورابدالاباد تک ان نعمتوں بھری جنتوں میں رہیں گے نہ کبھی جس کی نعمتیں ختم ہوں گی اورنہ کبھی ان سے نکالا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوچکا گا اس لیے کہ ان کا ایمان سچا اوران کا عمل صالح تھا۔ اوریہ بندگان الہی بھی اپنے رب کے فیصلوں احکام اوراس کی طرف سے ملنے والی جزا سے راضی ہوجائیں گے اوراللہ تعالیٰ کی وہ حمد ثناء بیان کریں گے جس کا وہ اہل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورہ مبارکہ کا اختتام ان الفاظ پر فرمایا ہے :

أُولـٰئِكَ حِزبُ اللَّهِ ۚ أَلا إِنَّ حِزبَ اللَّهِ هُمُ المُفلِحونَ ٢٢ ... سورة المجادلة

''یہ خدائی لشکر ہے، آگاہ رہو بیشک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ اس کا لشکر وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اس کی اطاعت بجالا کر اس کی دوستی کا ثبوت دیا اوراس نے دنیا وآخرت میں انہیں فتح ونصرت اور

اپنے فضل وکرم سے نوازکران کی دوستی کا دوستی سے جواب دیا ہے لہذا یہ لوگ کامیاب وکامران ہیں اوران کے مقابلے میں وہ لوگ نام ونامراد ہیں جنہوں نے اللہ اوراس کے رسول ﷺ کو دھوکا دیناچاہااورجو کافروں کی دوستی کا دم بھرتے رہے۔ اس سے تفصیل درج ذیل امورواضح ہوتے ہیں :

(1)جو شخص کافروں سے دوستی اور محبت رکھے وہ کافراوردائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(2)جودل میں کافروں سے بغض رکھے مگر شریعت کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے ان سے خریدوفروخت اجارہ اورکرایہ وغیرہ کے معاملات کرے تواس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(3)جو شخص اللہ کےلیے کافروں سے بغض تورکھے مگرکسی دنیوی مصلحت کی وجہ سے ان کے درمیان زندگی بسر کرے اور مسلمانوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی بجائے ان کے ساتھ تعاون کا موجب ہے اورپھراس نےاپنے آپ کو فتنوں کےلیے پش کردیا اور مسلمانوں کے ساتھ شعائراسلام کے اداکرنے ان میں حاضر ہونے ان کی مشاورت اورہمدردی وخیر خواہی کرنے سےاپنے آپ کو محروم کرلیا ہے حالانکہ یہ امرامت اسلامیہ کےلیے قوت اوردنیا وآخرت میں سعادت کے حصول کا موجب تھاالایہ کہ ایسے شخص کو علم ہوکہ وہ کفارمیں رہنے کے باوجوداپنے آپ کوفتنوں میں بتلاہونے سے بچائے رکھے گا اورکفار کے ہاں اس کو موجودگی ان میں دعوت اسلام کی نشر اشاعت کا موجب ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص67

محدث فتویٰ